JQSS *(Journal of Quranic and Social Studies)*
2022, 2(1), 55 -70

موسیقی کے انسانی جسم اورروح پر مرتب ہونے والے اثرات کا اسلامی اور سائنسی تناظر میں ایک جائزہ

An Overview of the Effects of Music on the Human Body and Soul in an Islamic and Scientific Perspective

Anjan Qazi
MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, University of Baluchistan Quetta

Dr. Jahanzaib Rana
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Isra University Hyderabad, Sindh.

Keywords
Music Effects Human Body Addiction brain .

Anjan Qazi and Dr.Jahanzaib Rana (2022). An Overview of the Effects of Music on the Human Body and Soul in an Islamic and Scientific Perspective, *JQSS Journal of Quranic and Social Studies*, 2(1), 55-70.

Abstract: *The bottom line of this whole debate is that music in English is sung in Arabic, while in Urdu it is sung in Urdu, which is actually a Greek word, later adapted from Arabic, it is a specific form of art in which sound and silence are It is arranged that it produces a melody, while today's scholars and mujtahids have stated that the popular understanding of music is that the sound which is commonly considered to be singing, in popular forms of music, folk music, classical music, Semi-classical and pop music are included and the religious forms of music include Samaa and Qawwali. Islamic teachings and scientific experiments have shown that music is not the food of both the human body and the soul, but affects both of them to a great extent. Music is the first attack on the intelligent, which causes the common man to become emotionally angry and quarrelsome. The situation changes, in the same way music causes adultery through sexual excitement, in the same way music makes a person addicted to drugs, because according to the hadith, music, intoxication and adultery are three angles of a triangle that are necessary to each other. It is also known from the hadiths that music is a tent of.. hypocrisy*

Corresponding Author: Email: niazhassni7@gmail.com

Content from this work is copyrighted by *JQSS* which permits restricted commercial use, research uses only, provided the original author and source are credited

برصغیر میں موسیقی کی مختصر روداد:

پوری دنیا اور خاص کر برصغیر پاک وہند میں موسیقی آج بھی پوری آب وتاب کے ساتھ زندہ ہے، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے موسیقی کو ادارے کے طور پر زندہ رکھا، اور خاص کر ہندوں کے ہاں موسیقی کی سانسیں چلنے کا ایک اہم سبب ان کا مذہب ہے کیونکہ ان کے مذہب میں بھجن اور کیرتن میں غناء کے ساتھ ساتھ موسیقی کا استعمال ہوتا ہے جبکہ مسلمانوں کے یہاں اہل مذاہب اسے چوڑے چماروں کا کام گردانتے ہیں، مگر حقیقت یہ ہے کہ اس کا یہ بھی مطلب نہیں کہ مسلم امۃ اس فن موسیقی سے بالکل نابلد ہے، ذرا دل تھام کر سنیے گا کہ نزھۃ الخواطر کے مؤلف کچھ عجیب رقمطراز ہے میں تو یہ پڑھ کر بہت ہی ششدر رہ گئی، ان کے الفاظ درج ذیل ہیں:

"برصغیر پاک وہند کا سب سے بڑا خاندان "شاہ ولی اللہ" کا خاندان ہے، خانوادہ شاہ ولی اللہ کے چشم وچراغ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی سے بھلا کون ناواقف ہے، شاہ عبد العزیزؒ ان تمام علوم میں مہارت تامہ رکھنے کے علاوہ علم موسیقی میں بھی یگانۂ روزگار تھے، آپ کو یہ فن دوسرے علوم وفنون کی طرح اپنے والد بزرگوار سے وراثت میں ملا تھا، شاہ ولی اللہ کے فن موسیقی میں ذوق ودلچسپی کا اندازہ ان کی تصنیف "الفوز الکبیر" سے ہوتا ہے، جس میں وہ یونانیوں کے گانوں کے طریقے اور قواعد بھی بیان کرتے ہیں، اور اہلِ ہند کے مختلف راگوں سے اخذ کردہ راگوں اور راگنیوں کا تذکرہ بھی خاص انداز میں کرتے ہیں۔" 1

نیز صاحب نزھۃ الخواطر حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کے اس فن کے بارے میں فرماتے ہیں:

"ان کو تیر اندازی، گھڑسواری اور موسیقی میں مہارت حاصل تھی۔" 2

بعض قرائن سے معلوم پڑتا ہے کہ شاہ عبدالعزیز کو راگوں پر اتنی مہارت تھی کہ ہندو اور دوسرے مذاہب کے لوگ اپنے راگ سیدھے کروانے کے لئے شاہ صاحب کے پاس آیا کرتے تھے جبکہ امام الہند ابوالکلام آزاد اور مولانا محمد آزاد دونوں مل کر چاندنی راتوں میں ستار لے کر "تاج محل" کی چھت پر جا بیٹھتے اور سر چھیڑتے، بایں ہمہ ان علماء کرام نے شرعی ممانعت کی وجہ سے اسے کبھی نہ سنا اور نہ اپنے یہاں جگہ دی، مگر افسوس کی بات یہ کہ عوام نے صوفیاء کے اقوال کی روشنی میں یہ اصول قائم کئے کہ موسیقی روح کی غذا ہے بالفاظ دیگر انسانی جسم اور روح پر موسیقی کے مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں، اس سے قبل کہ ہم اصل مضمون پر بحث کرے ایک تمہیدی گفتگو کرتے ہیں تاکہ اصل مضمون سمجھنے میں آسانی ہو۔

موسیقی کی لغوی اور اصطلاحی تحقیق:

موسیقی جسے انگلش میں Music جبکہ اردو زبان میں گانا کہا جاتا ہے، اس کے لیے عربی زبان میں مشہور لفظ "الغنا" ہے، مشہور و معروف لغت کی کتاب "المنجد" میں اس لفظ کی لغوی تحقیق یوں ہے:

"الغنا من الصوت: گیت سر، راگ اسی غنا کی جمع **اَلْاَغْنِيَّه، اَلْاِغْنِيَّه** اور **اَلْاُغْنِيَه** (بغیر تشدید بھی) آتی ہے۔ یعنی گیت سر اور راگ۔ "**اغاني**" اور "**اغان**" بھی اسی کی جمع ہے۔ "**غَنّىٰ بِالشِّعْرِ**" (یعنی) گانا، شعر پڑھنا۔" 3

مشہور لغوی عالم محمد بن یعقوب فیروزآبادی القاموس المحیط میں موسیقی اور گانے کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"گانا: وہ آواز ہے جو نشاط آور ہوتی ہے۔" 4

دکتور احمد مختار صاحب اپنے معجم میں موسیقی کے اصطلاحی معنی کا بیان کچھ اس طرح کرتے ہیں:

"**مُوسِيقى، فنُّ تأليف الألحان وتوزيعها وإيقاعها والغناء والتطريب بضروب المعازف**" 5

"موسیقی ایک ایسا فن ہے جس میں آوازوں کے درمیان ربط اور اسے پھیلانا، گانا گانا اور آلات موسیقی کے ذریعے مستی پیدا کرنا ہے"

موسیقی کی اصطلاحی تعریف اور اس کلمے کے اصل کے بارے میں علامہ یوسف عواد "مجلّہ لغۃ العرب" میں لکھتے ہیں:

"وزن موسيقي لأن الكلمة اليونانية فوس (بعدتجريدعلامة الإعراب منهاوهي س) ومعناها الطبيعة مكسوعة بأداة النسبة أو الصفة وهي عندهم(قي)إذن كان يجب أن يقال فيها (فوسيقي) كماقال السلف موسيقى "6

"موسیقی کاوزن چونکہ موسیقی یونانی کلمہ ہے، "فوس" (لفظ سین سے اعراب ہٹانے کے بعد) آخر میں نسبت یاصفت لگانے سے اس کا معنی ہوا اُلٹی طبعیت (بیمار طبعیت) وہ نسبتی لفظ ان یونانیوں کے یہاں لفظ "قی" ہے، اس لئے ضروری ہے کہ اس لفظ کو "فوسیقی" پڑھا جائے جس طرح کہ گذشتہ لوگ پڑھتے تھے۔"

آج کل کے علما و مجتہدین نے "غِناء" کی مشہور و معروف توضیح یہ بیان فرمائی ہے کہ:

"وہ آواز جسے عرف عام میں (عام پبلک کے نزدیک) گانا سمجھا جاتا ہے۔"7

فن موسیقی کے ماہرین یعنی موسیکاروں کے نزدیک موسیقی کے مشہور اقسام حسب ذیل ہیں:

1۔لوک موسیقی:

لوک موسیقی جسے عوامی موسیقی بھی کہتے ہیں یہ کلاسیکی موسیقی اور نیم کلاسیکی موسیقی سے زیادہ عام فہم اور عوام میں زیادہ مقبول ہے، اس موسیقی میں ہلکے پھلکے گیت، لوک دھنیں، علاقائی دھنیں، شادی بیاہ کے گیت، منظوم، لوک داستانیں شامل ہیں۔8

لوک موسیقی کی مختلف اقسام ہیں ہر علاقے اور ہر قوم کے یہاں یہ موسیقی مختلف شکلوں میں رائج ہے، مگر ڈھول یاڈھولک اس کی وہ شکل ہے جو ہر قوم اور علاقے میں مروج ہے۔

2۔کلاسیکی موسیقی

وہ موسیقی ہے جو صدیوں سے بر صغیر میں مروج ہے اور جس میں گائکی کا وہ استعمال ہوتا ہے جہاں چار متوں، دس ٹھاٹوں اور دھرو پد سے لے کر خیال، ٹپہ اور ترانہ وغیرہ کی اصناف گائی جاتی ہیں۔9 یہ وہ موسیقی ہے جو صدیوں سے بر صغیر میں مروج ہے اور جس میں گائکی کا وہ استعمال ہوتا ہے جہاں چار متوں، دس ٹھاٹوں اور دھرو پد سے لے کر خیال، ٹپہ اور ترانہ وغیرہ کی اصناف گائی جاتی ہیں۔

3۔نیم کلاسیکی

نیم کلاسیکی موسیقی کے ساتھ لفظ "نیم" جو لگایا جاتا ہے اس کا مطلب ہے کہ کلاسکی کی یہ قسم پہلے والے سے آسان ہے کیونکہ اس میں ٹھمری، دادرا، کجری، ہوری، غزل، اور گیت وغیرہ کی اصناف گائی جاتی ہیں، جو کہ موسیقی کے آسان ترین گیت ہیں۔

4۔پاپ موسیقی

پاپ میوزک موسیقی کی ایک صنف ہے جو 1950ء کی دہائی کے وسط میں امریکہ میں جدید شکل میں شروع ہوئی۔10

جبکہ پاکستان میں 1980ء کی دہائی میں اس کا آغاز ہوا، اس زمانے میں عالمگیر، نازیہ اور زوہیب، محمد علی شہکی اور دیگر کئی گلوکار مشہور ہوئے، پاکستان میں پاپ میوزک کے مشہور بینڈز حسب ذیل ہیں:

1۔وائٹل سائنز (بینڈ)

پاکستان میں میوزک بینڈز کی ابتداء 1983ء میں وائیٹل سائنز سے ہوئی، اس وقت وائٹل سائنز پاکستان کا مقبول ترین بینڈ تھا، جسے جنید جمشید لیڈ کرتے تھے، ملک کی نوجوان ان کے گیتوں کی دیوانی تھی، "دل دل پاکستان" مشہور قومی نغمہ دنیاکے دس مقبول ترین نغمات میں شمار ہوا، لیکن 2002ء کو جنید جمشید نے موسیقی کی دنیا کو خیر باد کہہ کر دین کی تبلیغ اور حمد و نعت خوانی سے رشتہ جوڑ لیا۔

2۔جل (بینڈ)

2002ء میں گوہر ممتاز نے جل بینڈ کی بنیاد رکھی، اس کی پہلی البم "عادت" 2004ء میں ریلیز ہوئی۔

3۔میکال حسن (بینڈ)

2000 میں میکال حسن اور محمد احسن پپو نے میکال حسن بینڈ تشکیل دیا تھا، اس بینڈ کے اب تک 3 البم ریلیز ہو چکے ہیں۔

4۔اسٹرنگز (بینڈ)

اسٹرنگز بینڈ عالمی شہرت یافتہ بینڈ ہے، اس کی بنیاد کراچی کے دو نوجوانوں فیصل کپاڈیہ اور بلال مقصود نے 1988 میں رکھی۔

موسیقی کی مذہبی تصورات:

مذہبی طور پر موسیقی کے آج کل کی مروج تصورات دنیامیں سماع اور قوالی ہیں۔

سماع کا مفہوم:

اصطلاح صوفیاء میں سماع سے مراد کلامِ موزوں کو لحن حسین اور ارداۂ خیر کے ساتھ سننے کا نام ''سماع'' ہے۔11

لفظ "سماع" ایک خاص صوفیانہ اصطلاح ہے مگر افسوس کہ ثقافتی قسم کے لوگوں نے اس کو متداول موسیقی کا مترادف قرار دے ڈالا ہے۔ اسی طرح کہ ''غنا'' حدیث کی ایک خاص لفظ ہے جو کہ غلط معنی میں استعمال ہونے لگا، یہی حال دف کے استعمال کا ہے، زیادہ سے زیادہ ایک حد جواز تک محدود ہے مگر بعض صوفیوں کے وجد، رقص اور قوالی نے شرعی ماخذ تصور کرکے مغالطے مہیا کیے۔12

سماع کی قسمیں:

1. مزامیر وغیرہ کے بغیر خوش الحانی کے ساتھ ''کلام'' کا سننا۔ کلام منظوم ہو یا غیر منظوم۔2. آلات کے ساتھ اس کا سننا۔

3. خوش الحانی کا ایک انداز عجمی ہے، دوسرا غیر عجمی، عجمی میں موسیقی کی نزاکتوں کی پابندی ضروری ہوتی ہے اور ان کا زیادہ تر تعلق تعیش یا وہم پرستانہ سرمستی کے ساتھ ہوتا ہے۔

اہل سماع کی صرف دو (۲) قسمیں ہیں:

1. ایک وہ جو اپنے روحانی تسکین یا نشو ونما کے لئے ایسا کرتے ہیں۔2. دوسرے وہ جو صرف تعیش کے لئے کرتے ہیں۔

بے ضرر سماع:

بے ضرر سماع سے مراد ایسا سماع جو آلاتِ لہو سے پاک ہو اور غیر عجمی لَے میں صرف سادہ خوش الحانی کے ساتھ قرآنِ حکیم یا روحانی قسم کے کلامِ معنی خیز کا صرف تفریح اور ذوق کی تسکین کے لئے سننا ہے۔

صوفیانہ سرمستی کے لئے سماع:

صوفیانہ سرمستی کے لئے سماع دراصل روحانیت نہیں روحانیت کا واہمہ ہے اور تصور عجم کے روحانیات کی نقالی اور سرقہ ہے۔

قوالی:

لفظ ''قوالی'' عربی کے لفظ ''قول'' سے مشتق ہے، قول کا مطلب ہوتا ہے ''بات'' یا ''بیان کرنا'' اس طرح قوالی کا مطلب ہوا وہ بات جو بار بار دہرائی جائے، لفظ قوالی کو بھارت اور پورے برصغیر میں گانے کی ایک خاص صنف کے نام کے طور پر استعمال کیا جانے لگا، قوالی ایک خاص اسٹائل کے گانوں کو کہتے ہیں جن میں اللہ کی حمد وثنا اور رسول اللہ ﷺ کی تعریف ہوتی ہے یا اللہ والوں کی منقبت ہوتی ہے، بغیر آلات موسیقی کے قوالی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا، قدیم روایتوں ،صوفیہ کے تذکروں اور تاریخی کتابوں کے مطابق اس خطے میں پرانے زمانے سے صوفیہ کی خانقاہوں میں قوالی کا رواج رہا ہے، اس کی ابتداا گرچہ نظام الدین اولیاء کے مریدِ خاص امیر خسرو سے مانی جاتی ہے جو اپنے عہد کے ایک معروف شاعر تھے مگر سماع کی محفلیں اس سے پہلے بھی رائج تھی اور علماء کا ایک طبقہ اس کی مخالفت کرتا رہا، محفل سماع کا ذکر برصغیر کے چشتی مشائخ کے تذکروں میں خاص طور پر ملتا ہے، خواجہ معین الدین چشتی خود اچھے شاعر تھے اور ان کی خانقاہ میں محفل سماع ہوا کرتی تھی، اس مختصر سی تمہیدی گفتگو کے بعد اصل موضوع پر تفصیلی بحث کرتے ہیں۔

موسیقی کا انسانی شخصیت پر اثرات

اللہ تعالی کا اس جہانِ اسباب میں ایک اصول کارفرما ہے وہ یہ کہ ہر چیز کے اچھے اور برے اثرات ضرور ہوتے ہیں مگر قابل تاسف بات تب ہے کہ خیر کو شر اور شر کو خیر سمجھا جائے، زہر کو قند اور قند کو زہر سمجھا جائے، اسی کا دوسرا نام جہل مرکب ہے، اور جہل مرکب سے نکلنا انتہائی مشکل کام ہے، یہی لاعلاج بیماری جو لوگوں کے نفوس میں سرایت کر گئی ہے وہ موسیقی کی ہے، درحقیقت موسیقی کے انسانی جسم، روح اور نفس پر انتہائی برے اثرات مرتب ہو رہے ہیں، اگر وہ

اثرات اسی ایک ٹھکانے تک محدود رہتے تو کوئی اشکال کی بات نہیں تھی غضب تو یہ کہ موسیقی کے اثرات متعدی ہیں، یعنی ایک بیماری سے دوسری دوسری سے تیسری جننے والی ہے، آج کل بڑے شدومد کے ساتھ یہ بات بیان کی جاری ہے کہ موسیقی روح کی غذا ہے، جبکہ اسلامی اور سائنسی تعلیمات و مشاہدات کا یہ تجربہ ہے کہ موسیقی روح کی غذا نہیں بلکہ روح اور جسم دونوں کے لئے مہلک ہے، یہ بات تو کسی وقت نبی کریم ﷺ کی فرمودات اور ارشادات سے معلوم ہوتی تھی جس کو سیکولر مسلم اور غیر مسلم کوئی خاص توجہ نہیں دیتے تھے اور جدت پسند مسلمان تو اس کی تاویلات کرتے تھے جبکہ آج کل تو سائنسی تجربات نے بھی ثابت کر دیا کہ موسیقی کا جسم اور روح دونوں پر انتہائی مہلک اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

انسانی جسم پر موسیقی کے اثرات

موسیقی میں ساز و آواز کا ایک حسین امتزاج ہوتا ہے، موسیقی میں نہ صرف عام آواز کی خصوصیات ہوتی ہیں بلکہ اس میں ایک مزید عنصر "موزونیت "Rhythm کا بھی پایا جاتا ہے یعنی ایسی حرکت یا تبدیلی جس میں مختلف آوازیں باقاعدگی سے دھرائی جائیں، یہ چیز موسیقی میں نپے تلے وقت Time Dependent کیساتھ ہوتی ہے، ایسی چیزوں کے جسم انسانی پر مرتب ہونے والے اثرات کو آلات کی مدد سے ناپا جاسکتا ہے، جب موسیقی کیساتھ گانے والے کی دلفریب آواز بھی شامل ہوتی ہے تو موسیقی کے اثرات سننے والوں پر دو چند ہو جاتے ہیں، چونکہ لوگوں کی اکثریت سننے کی کیفیت (Listening Experiene) کو شعوری طور پر کوئی اہمیت نہیں دیتی اس لیے وہ اس کے اثرات سے بے خبر ہوتے ہیں، بے شمار سائنسی تجربات سے پتہ چلتا ہے کہ موسیقی اور گانے بجانے کے اثرات ہمارے جسم اور ذہن دونوں پر مرتب ہوتے ہیں، موسیقی سے انسانی جسم کے متاثر ہونے کی ایک وجہ ہمارے جسم کی اپنی موزونیت (Body Rhythms) بھی ہو سکتی ہے، انسانی دل ایک منٹ میں 70 سے 80 مرتبہ دھڑکتا ہے، دلچسپ بات یہ کہ اکثر مغربی میوزک کی رفتار (Tempo) بھی یہی ہوتی ہے، موسیقار راجر سیشنز (Roger Sessions) کے مطابق موسیقی دراصل وقت کے دھارے میں آواز کی باضابطہ حرکت کا نام ہے، اس تعریف کی تشریح مغربی ماہر نفسیات اور موسیقار این روزن فیلڈ Anne Rosenfeld بیان کرتی ہے:

> "موسیقی میں نظم و ضبط کا تصور بہت اہم ہے، موسیقی کبھی بھی بے ہنگم آوازوں کا نام نہیں ہے۔ موسیقی دراصل نہایت منظّم آوازوں کا مرکب ہوتی ہے جنہیں اکثر اوقات سخت منطقی اصولوں کے تحت ترتیب دیا جاتا ہے۔"13

پس موسیقی ایک قوت ہے جس کے اثرات اس کے سننے والوں پر مرتب ہوتے ہیں، یہ ایک معصوم تفریح نہیں ہے۔ موسیقی دراصل نپی تلی اور منظّم آوازوں پر مشتمل ہوتی ہے جیسا کہ ماہر نفسیات ڈاکٹر روزن فیلڈ نے بیان کیا ہے۔ موسیقی سننے کے ہمارے جسم اور کردار پر انتہائی دوررَس اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن اور حدیث کی تعلیمات میں موسیقی اور گانے بجانے کے مسئلے پر خاص طور پر روشنی ڈالی گئی ہے مگر ہم نے اس باب میں زیادہ توجہ موسیقی کے انسانی جسم اور دماغ پر مرتب ہونے والے اثرات پر جدید سائنسی تحقیقات کے تناظر پر مرکوز کی ہے۔

موسیقی کا سب سے پہلا حملہ ذہین پر ہوتا ہے جس کی وجہ سے انسان جذباتی ہو جاتا ہے اور ہر وقت جزبات کا شکار ہوتا ہے، ماضی میں سائنسدان یہ سمجھتے تھے کہ عقل (Reason) اور جذبات (Emotions) کا آپس میں کوئی تعلق نہیں، لیکن یہ نقطہ نظر اب بدل رہا ہے، ماہر نفسیات جے ٹی کاسیوپو(J.T.Cacioppo) اور ڈبلیو ایل گارڈنر (W.L Gardner) کے مطابق:

> "اب یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ہمارے جذبات، ہماری سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کے مقابلے میں کہیں زیادہ تیز رفتار ہوتے ہیں اور اپنی تیزی کی وجہ سے وہ دماغ کی پرکھنے کی صلاحیت کو اغواء کرنے کی طاقت رکھتے ہیں جسے (Emotional Hijack) کہا جاسکتا ہے۔"14

انٹونیو ڈیماسیو (Antonio Damasio Dr) جو کہ یونیورسٹی آف آئیوا (University of Iowa) امریکہ، میں نیورالوجی ڈیپارٹمنٹ کا انچارج ہے اور انسانی دماغ پر تحقیق کے میدان میں ایک گراں قدر نام ہے، نے حال ہی میں نفسیات کے روایتی نظریئے کو اپنی کتاب (Descartes Error: Emotion, Reason and the human Brain) میں چیلنج کیا ہے کہ علم نفسیات کا عقل کو جذبات سے علیحدہ رکھنا غلط ہے کیونکہ جذبات دراصل انسان کے عقل سے کیے گئے فیصلوں میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ ان کے مطابق عقل سے کیے گئے فیصلے صرف منطقی سوچ کا نتیجہ نہیں ہوتے بلکہ ان پر انسانی جذبات کی بھی گہری چھاپ ہوتی ہے۔15

بعض سائنسی تحقیقات سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ موسیقی سنتے ہوئے لوگوں پر جذباتی کیفیت طاری ہوتی ہے، مثلاً مغربی محقق اے پائیک (A. Pike) کی موسیقی سننے کے تجربے پر کی گئی تحقیق جو (Journal of Reasearch In Music Education) کے 1992ء کے شمارے میں چھپی جو کہ بہت سے لوگوں پر کی گئی تھی جنہوں نے مختلف قسم کی موسیقی اور گانے سنے۔ اس تحقیق کے نتائج سے یہ پتہ چلا کہ:

" 96 فیصد سامعین کو لذت کا احساس ہوا، 83 فیصد موسیقی کیساتھ وحدت کا احساس ہوا، 72 فیصد کو اپنے مزاج (Mood) میں تبدیلی محسوس ہوئی اور 65 فیصد کو جسم میں حرکت کا احساس ہوا۔ اس ریسرچ نے اس بات کا ثبوت فراہم کیا کہ موسیقی سامعین کے جذبات پر اثرانداز ہوتی ہے۔"16

سائنسدانوں نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ موسیقی کا اثر انسان کے کردار و عمل پر ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً 1991ء میں دو مختلف تحقیقات یونیورسٹی آف کیل (University of Keele) برطانیہ کے جان اے سلوبوڈا (Johm A. Sloboda) اور کینیڈا کے سائنسدان گیبریئلسن (Gabrielsson) نے اپنی تجربہ گاہوں میں کیں۔ ان تجربات میں یہ ثابت کیا گیا کہ موسیقی کی کئی اقسام کو سن کر لوگ رونے لگ جاتے ہیں۔17

علاوہ ازیں چہرے کے پٹھوں پر بجلی کے الیکٹروڈ لگا کر 'EMG' (Facial Electromyography) 'سے سائنسدانوں نے یہ بھی ثابت کیا کہ موسیقی سنتے ہوئے لوگوں کے چہرے کے تاثرات بدل جاتے ہیں جبکہ انہیں اِس بات کا احساس تک نہیں ہوتا۔ اسی طرح تین مغربی محققین نائیکلیسیک (Nyklicek)، تھییر (Theyer) اور وین ڈورنین (Van Doornen) نے ایک تحقیق میں جو 'Journal of Psychophysiology' کے 1997ء کے شمارے میں چھپی، اس بات کا ثبوت فراہم کیا کہ موسیقی سننے والوں پر موسیقی کی مختلف اقسام (مثلاً خوشی، غم، غصہ یا آرام بخش) کے مطابق دل اور سانس پر اثرات (Cardio respiratory effects) مرتب ہوتے ہیں مثلاً دل کی دھڑکن کا تیز یا آہستہ ہونا، سانس کی رفتار کا تیز یا آہستہ ہونا، نبض کی رفتار بدلنا وغیرہ۔18

جسم انسانی پر موسیقی کے اثرات پر بحث کرتے ہوئے امریکی کی پنسلوینیا سٹیٹ یونیورسٹی (Pennsylvania State University) کی ماہر نفسیات جولین تھیئر (Julian Thyer) کے مطابق مختلف آوازوں کی آمیزش کی وجہ سے موسیقی میں فطرتاً اثرانداز ہونے کی خاصیت ہوتی ہے۔19

اس تمام بحث سے یہ پتہ چلتا ہے کہ موسیقی اور انسانی جذبات میں گہرا تعلق ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ موسیقی دماغ کے اس حصے (Limbic Region) پر اثرانداز ہوتی ہے جو ہمارے جذبات کو کنٹرول کرتا ہے۔

موسیقی کے انسانی جسم پر طبّی اثرات:

بعض تحقیقات میں جسم انسانی میں موسیقی سے پیدا ہونے والی ایک خاص ردعمل کی کیفیت پر روشنی ڈالی گئی ہے جس کو Thrill کہتے ہیں یعنی کسی شدید خوشی یا جذباتی حالت کی وجہ سے جسم میں ہیجان کی لہر یا "جھرجھری" پیدا ہونا، موسیقی سے جسم میں اس طرح کا ردعمل پیدا ہونا ایک عام بات ہے جو تحقیقات سے پتہ چلا ہے۔ اس طرح کی ایک سائنسی ریسرچ امریکی ریاست کیلیفورنیا کی سٹینفورڈ یونیورسٹی (Stanford University) کے سائنسدان ڈاکٹر آورام گولڈ سٹائن (Dr Avram Goldstein) نے کیا۔ چونکہ موسیقی ہمارے جذبات پر اثرانداز ہوتی ہے، اس لیے ڈاکٹر آورام نے انسانی جسم میں پیدا ہونیوالی جھرجھری یا ہیجان کی لہر جو انسان کی کمر سے پورے جسم میں پھیل جاتی ہے (Spine Tingling Chill) یا جذبات کے جوش سے دم رکنا (Lump in the throat) وغیرہ پر تحقیق کی کہ آیا یہ کیفیات اپنے سامعین میں موسیقی پیدا کر سکتی ہے یا نہیں؟

ڈاکٹر اورام نے یہ دریافت کیا کہ اس تحقیق میں شامل سامعین میں سے 96 فیصد نے کہا کہ انہیں موسیقی کی وجہ سے جسم میں Thrills محسوس ہوئے جبکہ صرف 36 فیصد نے ورزش کی وجہ سے 57 فیصد نے کوئی سوال حل کرنے کی خوشی میں یا 70 فیصد نے جنسی عمل کی وجہ سے Thrills کو جسم میں محسوس کیا، مزید برآں، رضاکاروں پر کسی ناول یا خوبصورت تصویر کے نظارے کے مقابلے میں موسیقی جسم کو بیدار کرنے میں کئی گنا زیادہ کارگر ثابت ہوئی۔20۔ علامہ اقبالؒ نے موسیقی کی اِسی صفت کے متعلق فرمایا تھا:

چشم آدم سے چھپاتے ہیں مقامات بلند　　　کرتے ہیں روح کو خوابیدہ جسم کو بیدار21

پس اس تحقیق میں شامل 250 رضاکاروں میں سے سب سے زیادہ Thrills موسیقی سننے والے رضاکاروں نے محسوس کیں۔ Thrill دراصل جسم میں ہیجان یا ٹھنڈک کی لہر یا جھرجھری کا احساس ہوتا ہے جو گردن کے پیچھے سے شروع ہوتا ہے اور چہرے اور سر کے اوپر کے حصے تک جاتا ہے اور ساتھ ہی جسم کے باقی حصوں میں پھیل جاتا ہے۔ ڈاکٹر آورام کے مطابق موسیقی سے پیدا ہونے والی Thrills میں مردوں اور عورتوں میں کوئی فرق نہیں پایا گیا۔

جنسی ہیجان (زنا) اور موسیقی

جنسی ہجان کو ابھارنے اور اسے برانگیختہ کرنے میں موسیقی کا ایک خاص کردار ہے، جنسی ہجان سے بچنے کے لئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ایک بہترین اصول اور ضابطہ نقل فرمایا ہے، چنانچہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

"وَ لاتَقرَبُوا الزِّنى إِنَّهُ كانَ فاحِشَةً وَساءَ سَبيلًا " 22

"تم زنا کے نزدیک بھی مت جاؤ کیونکہ وہ بڑی بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ ہے۔"

اس قاعدے کا منشاء یہ ہے کہ جس طرح زنا بے حیائی کا سبب ہے اور حرام ہے، اسی طرح ہر وہ فعل جو زناکاری کا سبب بنے حرام ہوگا مثلاً کسی غیر محرم عورت کو دیکھنا، خلوت میں اس سے کلام کرنا، عورت کا بے پردہ ہو باہر نکلنا، عورت کے گانے سننا ... یہ سب راستے زناکاری کا پیش خیمہ ہیں، ان تمام امور سے آپ ﷺ نے سختی سے منع فرمایا، گویا جو شخص عورتوں کے گانے سنتا ہے، ایک طرف تو یہ اس کے کانوں کا زنا لکھا جاتا ہے دوسری طرف حقیقی زنا کا سبب بنتا ہے، دل اور آنکھ کے زنا کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

" عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ اللهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا، أَدْرَكَ ذَلِكَ لاَ مَحَالَةَ، فَزِنَا العَيْنِ النَّظَرُ، وَزِنَا اللِّسَانِ المَنْطِقُ، وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي، وَالفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ كُلَّهُ وَيُكَذِّبُهُ"23

"نبی ﷺ نے فرمایا اللہ نے ہر ابن آدم پر زنا کا کچھ نہ کچھ حصہ لکھ دیا ہے، جو اسے لازمی ملوّث کرے گا، چنانچہ آنکھ کا زنا دیکھنے سے ہوتا ہے، زبان کا زنا بولنے سے ہوتا ہے، دل کا زنا تمنا اور چاہت کرنے سے ہوتا ہے، اور شرمگاہ ان تمام کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے"

جبکہ موسیقی حقیقی زنا کا سبب بننے کا بھی ایک اہم عنصر ہے، مغربی سائنسدان چارلس ڈارون نے 1871ء میں طبع ہونے والی اپنی کتاب " The Descent of Man and Selection in Relation to sex" میں یہ انکشاف کیا تھا کہ:

"جنسی خواہشات کو ابھارنے میں موسیقی کا کردار اس لیے اہم ہے کہ موسیقی کے ذریعے جنس مالف کو اپنی طرف متوجہ کیا جاتا ہے۔"24

یہ بات بیان کرنے کی حاجت نہیں کہ مشرق اور مغرب میں موسیقی اور گانے بجانے کا مرکزی موضوع عام طور پر جنس مخالف اور عشق بازی ہوتا ہے، دنیا کے اکثر رقص (Dances) اپنے اندر جنسی عنصر رکھتے ہیں، دنیا کے کئی قدیم جاہلی معاشروں (Preliterate Cultures) میں موسیقی اور رقص کا زندگی کے شریک سفر کے انتخاب سے گہرا تعلق ہوتا تھا، یہ چیز جانوروں میں کورٹ شپ (Courtship) کے دوران رقص سے مشابہہ ہے، مثلاً: مور (Peacock) مادہ مورنی (Peahen) کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے اپنے خوبصورت پر پھیلا کر ناچتا ہے، یہی نہیں بلکہ مور ناچنے کے دوران آوازیں بھی نکالتا ہے۔ (گویا کہ وہ گانا گارہا ہو) 25

موسیقی اور رقص کا عوام میں عام ہونا بلکہ لوگوں کو گانے بجانے سے نشے کی حد تک دلچسپی ہونا دراصل اس لیے ہوتی ہے کیونکہ یہ چیزیں ان لوگوں کے سفلی جذبات کو اپیل کرتی ہیں، یونانی فلسفی افلاطون (Plato) نے ایک مرتبہ کہا تھا:

"Rhythm and melody, accompanied by dance are the barbarous expression of the soul26"

"موسیقی کا ترنم اور سوز رقص کے ہمراہ دراصل انسانی روح کا وحشیانہ اظہار ہیں۔"

افلاطون نے اپنی کتاب "Republic" میں اس بات کا پرزور اظہار کیا تھا کہ عوامی میوزک کو سختی سے سنسر کیا جائے، افلاطون نے اپنی کتاب میں اس خدشے کا اظہار کیا تھا کہ ملک کے شہری برے گانوں اور موسیقی کی وجہ سے گمراہ ہو جائیں گے۔ ان کے اخلاق تباہ ہو جائیں گے اور وہ برے کاموں میں ملوث ہو جائیں گے، موسیقی کی روح کو اس سے بھی زیادہ بہتر الفاظ میں مشہور ولی اللہ شیخ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا تھا:

"الغناء رقية الزنا"27

"گانا بجانا دراصل زنا کا ابتدائیہ ہوتا ہے"

علاوہ ازیں، اس حقیقت سے بھی انکار مشکل ہے کہ نوجوان Teenagers پر عام لوگوں کی نسبت موسیقی زیادہ زہر آلود اثرات مرتب کرتی ہے، امریکہ کے بچوں کے دو ڈاکٹرز الزبتھ براؤن اور ولیم ہینڈی کے مطابق:

"جب لڑکے اور لڑکیاں بلوغت کی عمر کو پہنچتے ہیں تو وہ موسیقی اور گانوں کے مروجہ پیغامات سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔"28

1989ء میں امریکی میڈیکل جریدے "The Journal of American Medical Association" کے ایک تحقیقی مقالے میں وہ لکھتے ہیں:

"نوجوانوں کیلئے موسیقی کئی لحاظ سے اہم ہے، مثلاً: نوجوانوں کے سوسائٹی کی اجتماعی زندگی میں شامل ہونے میں موسیقی اہم کردار ادا کرتی ہے، جیسے جیسے نوجوان خودمختار ہوتے ہیں وہ زندگی کے شہوانی پہلوؤں Sexual Life Styles کے متعلق معلومات کے حصول کیلئے موسیقی اور گانوں کا رخ کرتے ہیں اور یہ ایسے معاملات ہوتے ہیں جن پر گھر اور اسکول دونوں جگہوں پر ممانعت ہوتی ہے۔"29

اسلامی تعلیمات میں بھی موسیقی اور زنا میں گہرا تعلق ہے، جیسا کہ حدیث میں بیان ہوا ہے:

"لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الحِرَ وَالحَرِيرَ وَالخَمْرَ وَالمَعَازِفَ"30

"عنقریب میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو شراب پئیں گے حلال سمجھ کر اسی طرح ریشم اور گانے کے آلات۔"

گانا بجانا بدکاری کیلئے سیڑھی کا کام کرتا ہے، موسیقی اور گانا بجانا دراصل ایک انسان کے سفلی جذبات کو اتنا بھڑکا دیتے ہیں کہ اس کا انجام بدکاری پر منتج ہوتا ہے، اکثر گانوں میں شادی سے پہلے کی محبت Premarital Love کو سوسائٹی میں مروج عام بات کے طور پر دکھایا جاتا ہے، علامہ عبدالرحمٰن ابن جوزی اپنی کتاب "تلبیس ابلیس" میں اس موضوع پر لکھتے ہیں:

"گانے میں دو مضرتیں جمع ہو جاتی ہیں، ایک طرف یہ انسان کو خدا کی یاد سے غافل کرتا ہے اور دوسری طرف یہ دل کو مادی لذتوں کے حصول کی طرف ابھارتا ہے اور یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ مادی لذتوں میں سب سے شدید مرد اور زن کے تعلق کی لذت ہے۔ تاہم یہ لذت اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک اس میں مسلسل جدت نہ ہو اور یہ واضح ہے کہ اس طرح کی جِدت کا حصول حلال طریقے سے ممکن نہیں، اس لیے موسیقی اور گانا انسان کو زناکاری کی طرف اکساتے ہیں۔ غناء (گانا بجانا) اور زنا میں گہرا تعلق ہے، غناء روح کیلئے فتنہ ہے اور زنا جسم کیلئے لذت اور فتنہ ہے۔"31

مشہور امریکی ماہر نفسیات سکاٹ پیک (Scott Peck) بھی اسی نظریئے کو اپنی کتاب The Roadless Travelled میں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"مادی لذتوں (بالخصوص تعلق مرد و زن) میں لطف اس وقت ہوتا ہے جب ان میں جدت (Novelty) موجود ہو۔"32

موسیقی اور گانا لوگوں کو اِسی جدت کے حصول پر ابھارتے ہیں، امریکہ کے ایک مؤقر میڈیکل جریدے Postgraduate Medicine میں ایک تحقیق پیش کرنے کے بعد یہ خلاصہ پیش کیا گیا:

"دلائل و شواہد سے یہ پتہ چلتا ہے کہ پاپ میوزک اپنے سننے والوں میں منشیات کا استعمال، جنسی بے راہ روی اور تشدد کے رجحانات کی آبیاری اور افزائش کرتا ہے۔"33

نوجوانوں میں بلوغت کا دور پہلے ہی بہت ذہنی دباؤ کا دور ہوتا ہے، نوجوان لڑکوں لڑکیوں کے جسموں میں حیاتیاتی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہوتی ہے، جنسی ہارمونز کی مقدار جسم میں بڑھ جاتی ہے۔ مثلاً مردانہ ہارمون ٹیسٹوسٹیرون Testosterone ایسے دور میں موسیقی اور گانے جن میں جنسی پیغامات اور رجحانات ہوں وہ جلتی پر تیل کا کام دیتے ہیں۔ اگر ہم گانوں کے نفسِ مضمون Subject Matter پر غور کریں تو چاہے وہ مغربی غیر مسلم ممالک کے گیت ہوں یا مسلمان ممالک کے گانے، سب کا موضوع ایک ہی ہوتا ہے یعنی شادی سے پہلے محبت یا آزادنہ محبت علاوہ دوسرے گناہ کے کاموں کی ترغیب کے۔

1985ء میں Journal of Broadcasting & Electronic Media میں ایک تحقیق چھپی جس میں ڈاکٹر بیکسٹر (R.L Baxter) اور معاون سائنسدانوں نے میوزک ویڈیوز میں پائے جانے والے مواد (Content) کا تجزیہ کیا اور یہ نتیجہ نکالا کہ ان میں سے تقریباً 60 فیصد میں جنسی جذبات واحساسات کا اظہار دکھایا جاتا ہے اور کچھ میوزک ویڈیوز میں تو جذبات کو بھڑکانے والے کپڑے اور فحش حرکات بھی دکھائی جاتی ہیں۔34

اسی طرح ایک دوسری تحقیق امریکن جرنل آف پبلک ہیلتھ میں چھپی، محقق آر ایچ ڈیورنٹ RH Durant اور معاون سائنسدانوں نے تین میوزک چینلوں CMT MTV اور VHI سے نشر ہونے والی 518 میوزک ویڈیوز کا تجزیہ کیا کہ ان میں شراب اور تمباکو نوشی کا استعمال کتنا دکھایا جاتا ہے، اس ریسرچ میں ایک حیران کن دریافت انہوں نے یہ کی کہ شراب کا استعمال اُن میوزک ویڈیوز میں زیادہ تھا جن میں جنسی بے راہ روی بھی دکھائی گئی تھی۔ بہ نسبت ان میوزک ویڈیوز کے جن میں ایسا مواد نہ تھا۔35

اس تحقیق سے بھی ہمیں پتہ چلتا ہے کہ جنسی بے راہ روی، منشیات اور موسیقی کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ جیسا کہ حدیث نبوی ﷺ میں بیان ہوا ہے۔ حال ہی میں ایک تحقیق میں چھ مختلف قسم کے میڈیا کا نوجوانوں پر اثرات اور نتائج مرتب کرنے کے اعتبار سے تجزیہ کیا گیا۔ میڈیا کی مختلف اقسام میں فلمیں، ٹی وی شوز، اخبارات، میگزین اور پاپ میوزک شامل تھے۔ عمرانی سائنسدان پارڈون Pardun اور معاونین نے اس ریسرچ میں دیکھا کہ فحاشی کے اور عریانی کا مواد سب سے زیادہ پاپ میوزک کے میڈیم میں پایا گیا۔35

قلب اور نفس پر موسیقی کے اثرات:

قلب انسانی تمام امور کی آماجگاہ ہے اس میں جو کچھ سماجائے وہی اس کا معدن وماوی رہتاہے، اگر خیر جائے گا تو خیر برآمد ہوگا اور اگر شر جائیگا تو شر برآمد ہوگا، دل پر اثر انداز ہونے کے اعتبار سے دنیا میں دو چیزوں کو خاص اہمیت حاصل ہے پہلی چیز ذکر اللہ یعنی قرآن کی تلاوت دوسری چیز موسیقی ہے، ذکر اللہ اور قرآن کی تاثیر بیان کرتے ہوئے ارشادِ باری ہے:

"إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا۔"36

"پس ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب آیات ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں۔"

جب کہ کبھی تو ذکر الٰہی سننے سے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ۔"37

"اور جب وہ رسول کی طرف نازل کردہ کتاب کو سنتے ہیں تو آپ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بہتی ہوئی دیکھتے ہیں"

ایک اور مقام پر ارشاد ہے کہ قرآن پڑھنے سے متقین کے جسم کانپتے اور جسم ودل ذکر الٰہی کی طرف جھک جاتے ہیں:

"اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ۔"38

"اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام نازل کیا ہے جو ایسی کتاب ہے کہ آپس میں ملتی جلتی اور بار بار دہرائی جانے والی آیتوں پر مشتمل ہے، جس سے ان لوگوں کے جسم کانپ اُٹھتے ہیں جو اپنے ربّ کا خوف رکھتے ہیں، اور ان کے جسم اور دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف جھکتے ہیں۔"

جبکہ دوسری طرف موسیقی دل کو ویران کرکے چھوڑ جاتا ہے، موسیقی کے سبب دل زنگ آلود ہو کر اللہ کی یاد سے دور ہو جاتے ہیں، بے حیائی، نفاق اور دیوثی کو فروغ ملتا ہے، شہوانی وحیوانی جذبات بھڑکتے ہیں، ڈاکہ، چوری، فساد، اغوا، قتل وغارت گھناؤنے جرائم جنم لیتے ہیں، جیسے آج معاشرہ ان قباحتوں میں پھنس چکا ہے، وہ بچیاں جو والدین کی اطاعت گزار ہوتیں تھیں آج ایسے ہی فلمی گانے سن سن کر من پسند آشناؤں کے ساتھ بھاگ رہی ہیں اور عدالتوں میں حاضر ہو کر والدین کی بجائے آشناؤں کے ساتھ جانے کو ترجیح دیتی ہیں، اگر موسیقی کی یہی عروج رہی تو آنے والی نسل پر اور بھی منفی اثرات پڑتے رہنگے، یہی وجہ ہے کہ آج کل ہم دیکھ رہے ہیں کہ خالد بن ولیدؓ، محمد بن قاسمؒ، طارق بن زیادؒ جیسے غیور سپوت ناپید ہیں اور عام بچیاں عائشہؓ اور فاطمہ الزہرہؓ جیسی عفت مآب خواتین کو اپنے لئے نمونہ بنانے کی بجائے نور جہاں، امّ کلثوم، لتا، عنایت حسین بھٹی اور ابرار الحق جیسے فنکاروں، اداکاروں، گلوکاروں کے تذکرے فخر سے کرتی ہیں۔

موسیقی اور منافقت:

یہاں اس بحث میں دو باتوں کا تذکرہ نہایت اہم ہے، پہلی بات یہ کہ اسلامی تعلیمات کے حوالے سے موسیقی اور نفاق کا کیا تعلق ہے؟ یعنی کیا حقیقت میں موسیقی سے منافقت پیدا ہو جاتی ہے؟ دوسری بات یا دوسرا مسئلہ جو پہلے سے اہم ہے وہ کچھ فلسفیانہ نوعیت کی ہے وہ یہ کہ موسیقی سے منافقت کیوں کر پیدا ہوتی ہے؟ بالفاظ دیگر موسیقی کے ساتھ منافقت کا کیا تعلق ہے؟

جہاں تک بات ہے پہلے مسئلے یا پہلے سوال کا تو اس حوالے سے اسلامی تعلیمات یہ ہے کہ جی ہاں موسیقی سے منافقت پیدا ہو جاتی ہے چنانچہ ابن قیم جوزیؒ اپنی تالیف لطیف "اغاثۃ اللھفان" میں صحابی رسول حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا قول نقل کرکے فرماتے ہیں کہ:

"**الغناء ینبت النفاق فی القلب۔**"39

"یعنی گانا بجانا دل میں منافقت کا بیج بوتا ہے۔"

ابن جوزیؒ تلبیس ابلیس میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کا قول نقل کرکے فرماتے ہیں:

"راگ، گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔"40

امام احمد بن حنبلؒ سے جب اسلام میں موسیقی کے مقام کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا:

"موسیقی دل میں منافقت پیدا کرتی ہے اور یہ مجھے پسند نہیں۔" 41

اب دوسرے سوال پر بھی مختصراً بحث کرتے ہے کہ گانے اور موسیقی سے دل میں نفاق کیوں پیدا ہوتی ہے؟

درحقیقت گانے بجانے اور منافقت میں ایک نہایت لطیف تعلق پایا جاتا ہے، اس میں شک نہیں کہ منافقت اور زناکاری دونوں ایک بیمار دل کی نشانیاں ہیں، قرآن میں ہم دیکھیں گے کہ سورۃ النور میں زنا کی حد اور ستر وحجاب کے احکام کے فوراً بعد نفاق اور منافقین کی خصوصیات بیان کی گئی ہیں، اسی طرح سورۃ الاحزاب میں حجاب کے احکامات کے ساتھ ساتھ منافقین کا موضوع بھی بیان ہوا ہے، یہ تو واضح ہے کہ گانا بجانا زنا کی طرف پہلی سیڑھی ہے، اسی لیے عبداللہ بن مسعودؓ نے گانے بجانے اور منافقت کا تعلق بیان کیا ہے، اس کا ایک عام فہم اور مختصر اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آج ہم مسلمان گلوکاروں کی منافقت کا اندازہ ان کے اخباری بیانات سے کر سکتے ہیں جن میں اگر وہ اپنی موسیقی کی البمز (Music albums) کی کامیاب فروخت یا ایوارڈز پر خدا کا شکر ادا کر رہے ہوتے ہیں، وہ اس بات کو نہیں دیکھتے کہ بندہ دو آقاؤں کی ایک ساتھ خدمت نہیں کر سکتا، وہ یہ نہیں کر سکتے کہ شیطان کیساتھ ناچ بھی کریں اور رحمٰن کی حمد وثناء بھی کریں، قرآن میں سورۃ البقرہ میں منافقین کی خصوصیات ان الفاظ میں بیان ہوئی ہیں:

"**وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَاهُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ**"42

"بعض لوگ (منافقین) ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے، حالانکہ درحقیقت وہ مومن نہیں ہیں۔"

وہ اللہ اور ایمان لانے والوں کیساتھ دھوکہ بازی کر رہے ہیں مگر دراصل وہ خود اپنے آپ ہی کو دھوکے میں ڈال رہے ہیں اور انہیں اس کا شعور نہیں ہے، ان کے دلوں میں ایک بیماری ہے، مشہور عالم اسلام علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "اغاثۃ اللھفان" میں گانے بجانے اور منافقت کے دیگر پہلوؤں پر ان الفاظ میں روشنی ڈالتے ہیں:

"ہمیں یہ جان لینا چاہیے کہ گانے میں ایسی خصوصیات ہوتی ہیں جو دل میں منافقت پیدا کرتی ہیں جس طرح پانی سبزے کو اگاتا ہے۔ اس کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ گانا بجانا دل کو غافل کرتا ہے اور دل کو قرآن پر تفکر وتدبر کرنے سے روکتا ہے۔ یہ اس لئے کہ قرآن اور گانا بجانا ایک دل میں موجود نہیں ہو سکتے کیونکہ یہ دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں، قرآن فضول کاموں سے روکتا ہے اور انسانی جذبات کو روکنے کا حکم دیتا ہے اور گناہوں سے اجتناب کا درس دیتا ہے، گانا اس کے برعکس ان خوبیوں کے خلاف باتوں پر اکساتا ہے، نفس کو برائی پر ابھارتا ہے اور شہوانی جذبات کو انگیختہ کرتا ہے، مزید برآں، منافقت کی بنیاد جھوٹ پر ہوتی ہے اور گانوں میں بہت سے جھوٹے بول اور کلمات موجود ہوتے ہیں، گانوں میں جو قبیح افعال ہوتے ہیں انہیں خوبصورت الفاظ کا لبادہ پہنا کر ان کی طرف مائل کیا جاتا ہے۔ یہی چیز منافقت کی جان ہوتی ہے۔ موسیقی کے رسیا شخص کیلئے بالخصوص قرآن کی تلاوت ایک بوجھ بن جاتا ہے اور اس کے کانوں کو قرآن کی تلاوت سے نہیں بلکہ گانوں سے تسکین ہوتی ہے۔ اگر یہ منافقت نہیں تو پھر آخر کیا ہے؟" 43

منافقانہ رویہ کا ایک عام تجزیہ کچھ یوں بھی پیش کیا جا سکتا ہے کہ آج ہم پاکستان میں دیکھتے ہیں کہ کسی طرح صبح کے وقت ہوٹلوں اور دکانوں والوں نے ٹیپ ریکاڈر پر قاری عبدالباسط کی تلاوت (بالخصوص سورۃ الرحمٰن) لگائی ہوتی ہے اور پھر پورے دن انڈین اور پاکستانی گانے اونچی آواز میں لگاتے ہیں۔ پھر رات کو وہ "فرمان الٰہی" سے اپنے دن کا اختتام نہایت اطمینان قلب کیساتھ کرتے ہیں۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے منافقوں کے متعلق فرمایا تھا:

"لَا یَأْمَنُ النِّفَاقُ اِلَّا الْمُنَافِقِ" 44

"صرف منافق ہی اپنے آپ کو نفاق کی بیماری سے بچا ہوا سمجھتا ہے۔"

یہی حال پاکستان کے بس ڈرائیورز کا ہے، جب لمبے سفر کیلئے بس چلتی ہے تو بس میں پہلے تلاوت قرآن سے آغاز ہوتا ہے، پھر بغیر کسی احساس منافقت یا گناہ کے بس کا ڈرائیور انڈین یا پاکستانی گانے لگا دیتا ہے۔

موسیقی نشہ اور عورت:

موسیقی، نشہ اور عورت بالفاظ دیگر زنا یہ تینوں ایک مثلث کے تین زاوئے ہیں، اس مثلث کی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا:

"لَیَکُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ یَسْتَحِلُّونَ الحِرَ وَ الحَرِیرَ وَ الخَمْرَ وَ المَعَازِفَ" 30

"عنقریب میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو شراب پئیں گے حلال سمجھ کر اسی طرح ریشم اور گانے کے آلات۔"

اس حدیث کی روشنی میں ہم دیکھتے ہیں کہ تین چیزیں جو ایک مثلث کے تین کونے Corners of a triangle سمجھی جا سکتی ہیں وہ ہیں شراب خوری، موسیقی کا سننا اور عورتوں سے ناجائز تعلقات، یہ ایک حقیقت ہے کیونکہ اگر ہم یورپ میں فنون لطیفہ Fine Arts کی تاریخ پر نظر ڈالیں اور ان تصاویر Paintings کو دیکھیں جو یورپین آرٹسٹوں نے فنون لطیفہ کے مختلف ادوار مثلاً: Impressionism, Post impressionism, Romanticism, Realism اور Classicism وغیرہ میں بنائیں ان میں سے اکثر میں ایک قدر مشترک یہ ہے کہ ان میں شراب نوشی، آلات موسیقی اور عورتوں کو ایک ساتھ دکھایا گیا ہے۔ آج بھی امریکہ اور یورپ کے نائٹ کلبوں کے تو کیا کہنے پاکستان کے نائٹ کلبوں میں بھی موسیقی، شراب خوری اور طوائفیں یار قاصائیں Female Dancers ایک ساتھ موجود ہوتے ہیں۔ موسیقی کی دنیا میں 'Rock 'n' Roll' کی اصطلاح بذات خود اپنے اندر فحاشی و عریانی کے معانی رکھتی ہے، ان چیزوں کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے، یہی وجہ ہے کہ اسلام میں ہر قسم کی موسیقی منع ہے، چاہے وہ پاپ میوزک ہو یا لوک موسیقی ہو یا مذہبی

موسیقی ہو،اس حدیث مبارک میں موسیقی کو شراب کیساتھ بیان کیا گیا ہے، قیاس سے اس کا انطباق منشیات اور ہر نشہ کرنے والی چیز پر ہوتا ہے کیونکہ اسلامی تعلیمات میں ہر نشہ آور چیز "خمر" شراب ہے،ایک حدیث میں ہے کہ:

"**کل مسکر خمر و کل خمر حرام** "46

"ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے۔"

بیشک موسیقی اور منشیات میں گہرا تعلق پایا جاتا ہے، موسیقی بھی اس طرح دماغ کو عارضی طور پر مفلوج اور ہپناٹائز کر دیتی ہے جس طرح شراب، افیون، ہیروئن، کوکین وغیرہ (اور کسی حد تک تمباکو نوشی بھی)۔یہ سب چیزیں موسیقی کی طرح دماغ کے ایک ہی حصے (Limbic Region) کو متحرک کرتی ہے،راک میوزک کے عالمی جینئس امریکی گلوکار جمی ہینڈرکس (Jimi Hendrix) نے امریکہ کے life میگزین کے 1969ء کے انٹرویو میں کہا تھا:

"تم میوزک سے لوگوں کو ہپناٹائز (Hypnotize) کر سکتے ہو اور جب تم انہیں ذہنی لحاظ سے کمزور ترین مقام پر پہنچا دو تو تم ان کے لاشعور میں وہ باتیں پہنچا سکتے ہو جو تم چاہتے ہو۔"47

بلاشبہ موسیقی اور منشیات کا گہرا تعلق ہے، 1986ء میں عمرانی علم نفسیات کے میدان میں رسالہ Journal of consumer Research" میں ایک تحقیق چھپی جس میں سائنسدان آر ای مل مین (R.E Millman) نے یہ ثابت کیا کہ ریسٹورانٹ میں بیک گراؤنڈ میوزک کے اثرات گاہکوں کے کھانے کے دورانئے اور بل کی رقم پر مرتب ہوتے ہیں۔علاوہ ازیں یہ بھی دیکھا گیا کہ موسیقی کے اثر سے گاہک کھانے کے دوران زیادہ شراب استعمال کرتے جب ہلکی رفتار کی موسیقی (مثلاً کلاسیکل موسیقی) بیک گراؤنڈ میں چلائی جاتی، بہ نسبت تیز رفتار (پاپ میوزک) کے۔48

ماہر علم موسیقی ڈاکٹر ایڈم کنیسٹے (Adam Knieste Dr) نے موسیقی کے انسانوں پر اثرات کے حوالے سے لکھا ہے:

"it's a really powerful drug, music can poison you, lift your spirits

or make you sick without knowing why49"

"موسیقی بہت طاقتور نشہ آور چیز ہے، موسیقی تیرے اندر زہر گھول سکتی ہے، تمہارے جذبے کو بلند کر سکتی ہے یا تمہیں بغیر کسی وجہ کے بیمار کر سکتی ہے۔"

ماہرین نے موسیقی کو ایسا ذریعہ بتایا ہے جس سے نوجوان نسل شراب، سگریٹ اور منشیات سے روشناس ہوتی ہے،امریکہ کے پاپ میوزک میں شراب کو ہمیشہ مرکزی مقام حاصل رہا ہے اور مسلمان ممالک بشمول پاکستان میں پاپ میوزک امریکہ ہی سے درآمد کیا جاتا ہے، امریکہ میں منشیات کی روک تھام کے ایک ادارے office of national drug control policy کیلئے کی گئی ایک تحقیق میں ڈانلڈ ایف رابرٹس (Donald F Roberts) اور معاون سائنسدان نے 1996ء سے 1997ء کے دوران پیش کیے جانے والے 1000 مشہور ترین گانوں کا تجزیہ کیا۔ جنہیں Billboard ریڈیو اینڈ ریکارڈ میگزین اور College Music Journal نے سب سے مشہور گانے قرار دیا گیا تھا۔

خلاصہ کلام یہ کہ موسیقی ایک مخصوص فن کی ایک مخصوص شکل ہے جس میں آواز اور خاموشی کو وقت میں ایسے ترتیب دیا جاتا ہے کہ اُس سے سُر پیدا ہوتا ہے، جبکہ آج کل کے علماو مجتہدین نے موسیقی کی مشہور عام فہم وضاحت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ آواز جسے عرف عام میں گانا سمجھا جاتا ہے، موسیقی کے مشہور اقسام میں لوک موسیقی، کلایکی موسیقی، نیم کلایکی اور پاپ موسیقی شامل ہیں اور موسیقی کی مذہبی اقسام میں سماع اور قوالی کا شمار ہوتا ہے،اسلامی تعلیمات اور سائنسی تجربات نے ثابت کر دیا ہے کہ موسیقی انسانی جسم اور روح دونوں کی غذا نہیں بلکہ ان دونوں کو بہت حد تک بری طرح متاثر کرتی ہے، موسیقی کا سب سے پہلا حملہ ذہین پر ہوتا ہے جس کی وجہ سے ایک عام انسان جذباتی عصیلا اور جھگڑالو بن جاتا ہے،اس سے کان دماغ اور دل کی اپنی اصلی کیفیت بدل جاتی ہے،اسی طرح موسیقی جنسی ہجان سے ہوتے ہوئے زنا کا سبب بنتا ہے اسی طرح موسیقی سے آدمی نشے کا عادی ہو جاتا ہے کیونکہ حدیث کی رو سے موسیقی، نشہ اور زنا ایک مثلث کے تین زاویے ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ لازم ہے، تحقیقات سے یہ بھی ثابت ہوا کہ موسیقی دل کی حرکت کو بھی بری طرح متاثر کرتی ہے،احادیث کی رُو سے یہ بھی معلوم ہوا کہ موسیقی منافقت کا پیش خیمہ ہے۔

حوالہ جات(References)

1. حسینی، عبدالحیٔ، مولانا، نزہۃ الخواطر، (ادارہ معارف عثمانیہ، دکن، س ن)، ۷ :۲۶۹

Hosseini, Abdul Hai, Maulana, Nazhat-ul-Khawatir, .Idara Muarif USmania, Deccan, 7:269

2. ایضا:۷ :۲۷۰

Ibid

3. لوئیس معلوف، المنجد، (لاہور، قدوسی کتب خانہ، ۱۹۹۹ء)۷۲۱

Louise Maalouf, Al-Munajjid, Lahore, Qudusi Library, 1999, 721 .

4. محمد بن یعقوب، القاموس المحیط، (مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۲۰۰۵)، :۱۰۲۹

Muhammad ibn Ya'qub, Al Qamoos Al-Muhait Moasisat, Al-Risalah, . Beirut, 2005,1029

5. احمد مختار، دکتور، معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرۃ، (بیروت، عالم الکتب، ۲۰۰۸-)، ۳ :۲۱۳۹

Ahmad Mukhtar, Doctor, Mujam Al Lughat al arbia al muasara , . Beirut, Aalam Al-Kitab, 2008, 3:2139

6. بطرس بن جبرائیل، یوسف عواد، مجلۃ لغۃ العرب، (بغداد، وزارۃ الاعلام، مطبعۃ الآداب،) ۴ :۵۶

Butras Ibn Jibraeel, Yousef Awad, Magazine of the Arabic Language, Baghdad, Ministry of Information, Matba Tul Adab, 4:56

7. فضل الٰہی، پروفیسر، ڈاکٹر گانے اور موسیقی کی ممانعت، (اسلام آباد، دارالنور، ۲۰۱۵)، ۱۴

Fazal Elahi, Professor, Ganay or Musiqi ki Mumaniat,, Islamabad, Darul Noor, 2015,:14

8. اختر علی خان، ذاکر علی خان، نورنگ موسیقی، (اردو سائنس بورڈ، لاہور، ۱۹۹۹ء) ۴

Akhtar Ali Khan, Zakir Ali Khan, Noring Musiqi, Urdu Science Board, Lahore, 1999, p: 4

9. ایضا:۶

ibid

10. ایم حبیب خان، کلاسیکی شعرا پر تنقیدی مقالات، (اردو اکیڈمی، لاہور، س ن)، ۴۵

M. Habib Khan, Calcic y Shuara Per Tanqeedi Mqalat, Urdu Academy, Lahore:45

11. رامپوری، محمد غیاث الدین، غیاث اللغات، (اطلاعات پبلشرز، تہران، س ن)، ۲۳۱

Rampuri, Mohammad Ghias-ud-Din, Ghias-ul-Laghat, Itlaat Publishers, Tehran, 231

12. لطیف الدین لطیف، مقالہ تاریخ رقص، (مطبوعہ محدث، لاہور، س ن) ۴۲

Latif-ud-Din Latif, Maqla Tareekh Raqs, published by Muhaddith,

Lahore:42

13. گوہر مشتاق،ڈاکٹر، موسیقی اسلام اور جدید سائنس کی روشنی میں، (اذان سحر پبلی کیشنز،لاہور،۲۰۰۸ء)،۳۱

Gohar Mushtaq,Mousiqi Islam or Jadeed Scince ki Roshni may,
Adhan Sahar Publications, Lahore, 31

14. c*acioppo,J,T & Gardner, W.L (1999) 'Emotion' Annual Review of Psychology Vol 50 PP 191-214*
15. *Damasio, Antonio (1994), Descartes, Emotion Reason and the human Brain, New yark, Quill Publishers*
16. *Journal of Research in Music Education, 20,:262-267*
17. *Gabrielsson, A (1991) Canadian Journal of Research In Music Education, Vol 20, Sloboda, John A Psychology of Music,Vol:19,P:110-120*
18. *Nyklicek, I., Thayer, J.F. & van Doornen, L.J.P. (1997). Journal of Psychophysiology 11:304-321*
19. *Rosenfeld, Anne H. (Dec. 1985) 'music, the beautiful Disturber' Psychology Today*
20. *Goldstien, Avram (1980) 'Thrills in Response to Music and other Stimuli' Physiological Psychology,Vol:8,P:126-129*
21. محمد اقبال،علامہ، بانگ درا (علمی کتب خانہ، لاہور، ۱۹۹۵ء،): ۳۴

Muhammad Iqbal, Allama, Bang Dara, Academic Library,
Lahore, 1995,34

22. سورۃ الاسراء: ۱۷:۳۳ *Al- Asra 33:17*
23. بخاری، محمد بن اسماعیل، الصحیح للبخاری، کِتَابُ الِاسْتِئْذَانِ، بَابُ زِنَا الجَوَارِحِ دُونَ الفَرْجِ ح: ۶۲۴۳، (س ن، قدیمی کتب خانہ)، ۲ : ۹۲۲
24. چالس ڈارون، *The Descent of Man and Selection in Relation to sex* لندن ۱۸۷۱ء، ۱۳۲
25. *Loyau, A., Saint Jalme, M., and Cagniant, C. (2005-05-03) Behavioral Ecology and sociobiology 58 (6): 552-557*
26. *Alan Bloom (1987) the closing of American mind' New York*
27. سہروردی، شہاب الدین، شیخ، عوارف المعارف، (بیروت، ۱۹۶۶ء)، ۲۴۳

Suhrawardy, Shahab-ud-Din, Sheikh, Encyclopedia of
Knowledge, Beirut, 1966:234

28. گوہر مشتاق،ڈاکٹر، موسیقی اسلام اور جدید سائنس کی روشنی میں ،۳۱

Gohar Mushtaq, Doctor, Musici Islam or Jadeed Science ki
Roshni may ,31

29. Br*own, E.F & hendee, W.R (1989) ' Adolescents and their music, insights into the health of adolescents, ' the journal of the American Medical Association 262: 1659-1663*

30. بخاری، محمد بن اسماعیل، الصحیح للبخاری، کِتَابُ الأَشْرِبَةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَسْتَحِلُّ الخَمْرَ وَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ ح: ۵۵۹۰، ۲: ۸۳۷
Bukhari, Muhammad ibn Isma'il, Al-Sahih al-Bukhari, Kitab al-Ashrab, Bab ma jaa fiman yastahal al-khamr wa ismiyyah bigheer asmah H: 5590, 2:837

31. ابن جوزی، عبدالرحمٰن، تلبیس ابلیس، (فیروز اینڈ سنز، لاہور، ۱۹۹۵ء)، ۶۵
Ibn Jozi, Abdul Rahman, Talbis Iblis, Feroz Andensons, Lahore, 1995: 65

32. *Peck, M. Scott (1998) The Roadless Travelled. New York, Simon & Schuste*

33. گوہر مشتاق، ڈاکٹر، موسیقی اسلام اور جدید سائنس کی روشنی میں، ص:56
Gohar Mushtaq, Doctor, Musici Islam or Jadeed Science, 56

34. *Baxter R.L, et al (1985)' A content Analysis of Music Videos' Journal of Broadcasting and Electronic Media Vol 29, PP 333-340*

35. *Durant RH et al (1997) ' Tobacco and alcohol use behaviors portrayed in music videos: a content analysis, American Journal of Public Health 87, 1131-1135*

36. *Pardum CJ et al (2005) Mass Commun Soc Vol 8, P 75-91*

37. سورۃ الانفال:3:8
Al Anfal 8:3

38. سورۃ المائدۃ:83:5
Al Maida 5:83

39. سورۃ الزمر:23:39
Al Zumar 39:23

40. ابن قیم الجوزیہ، محمد بن إبی بکر، اغاثۃ اللھفان من مصائد الشیطان، (دار البیان، بیروت: ۱۹۹۳ء)، ۱۴۲
Ibn Qayyim al-Jawziyyah, Muhammad ibn Abi Bakr,Ighasat al ,lihfan min msaid alshaitan,142

41. ابن جوزی، عبدالرحمٰن، تلبیس ابلیس، فیروز اینڈ سنز، لاہور، ۱۹۹۵ء، ۲۲۷
Ibn Jozi, Abdul Rahman, Talbis Iblis, Feroz Andensons, Lahore, 1995: 227

42. ایضا:۲۸۰
Ibid :280

43. سورۃ البقرہ:۲:۸
Al-Bqara,2:8

44. ابن القیم الجوزیہ، محمد بن إبی بکر، اغاثۃ اللھفان من مصائد الشیطان:۱۳۰
Ibn Qayyim al-Jawziyyah, Muhammad ibn Abi Bakr,Ighasat al lihfan min msaid alshaitan,142

45. ابن جوزی، عبدالرحمٰن، تلبیس ابلیس، ۲۸۱
, Ibn Jozi, Abdul Rahman, Talbis Iblis,281

46. بخاری، محمد بن اسماعیل، الصحیح للبخاری، کِتَابُ الأَشْرِبَةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَسْتَحِلُّ الخَمْرَ وَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ ح: ۵۵۹۰، ۲: ۸۳۷

Bukhari, Muhammad ibn Isma'il, Al-Sahih al-Bukhari, Kitab al-Ashrab, Bab ma jaa fiman yastahal al-khamr wa ismiyyah bigheer asmah H: 5590, 2:837

47. قشیری، مسلم بن حجاج، الصحیح لمسلم، کتاب الاشربہ، بَابُ بَیَانِ اِنَّ کُلَّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَاِنَّ کُلَّ خَمْرٍ حَرَامٌ، ح:۲۰۰۱، (س ن، قدیمی کتب خانہ)، ۲: ۱۲۷

Qushiri, Muslim ibn Hajjaj, Al-Sahih Lam Muslim, Kitab al-Ashrabah, Chapter: I will tell you that every smoker is a smoker, and that every smoker is haraam, H: 2001, Qadeemi Kutub Khana2:127,

48. oc*t 3, 1969, Life Magazine ,4*

49. *Millman R.E (1986) 'The influence of Background music on the behavior of restaurant patrons, 'Journal of Consumer Research, Vol 13*